ماہ رمضان اور اعمال صالحہ

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علي رسول اللہ.

اما بعد:

عبادت گزاروں کےلیےماہ رمضان کادخول ایك عظیم سنہري موقع اور فرصت ہے،وہ رمضان میں دن کوموقع غنیمت سمجھتےہوئےروزہ رکھتےاور علم تعلیم حاصل کرتےہیں تواس كي راتوں میں کھانا پینا اورنماز اوردعاء میں مشغول رہتےہیں، اورپھر وہ شخص جس کا گزرا ہوا کل بھي آج کےدن جیسا ہو وہ شخص توکم سمجھ ہے، اور اسي طرح جس کےہاں رمضان بھي شعبان كي طرح تھا وہ بھي کم سمجھ ہے.

لھذا مسلمان شخص کوتواس ماہ مبارك سےقائدہ اٹھانا چاہیےاور اسے سنہري موقع جانتےہوئےاعمال صالحہ زیادہ سےزیادہ کرےاور چاہیےکہ اس میں وہ پہلےسےبہتر ہو اوراس کےبعد بھي اسے اس سےبہتر اور اچھا ہونا چاہیے جس میں وہ تھا، سلف صالحین کا رمضان اور غیررمضان میں عبادت گزاري کےاندر تو عجیب حال ہوتا تھا:

حماد بن سلمہ رحمہ کہتےہیں: کہ ہم سلیمان التیمي رحمہ اللہ تعالي کےپاس اطاعت و عبادت کےاوقات میں آتےتوانہیں اطاعت کےکاموں میں ہي مشغول پاتے، اگر نماز کا وقت ہوتا تونماز ادا کررہے ہوتےاور اگر نماز کا وقت نہ ہوتا تو انہیں یا توباوضؤ پاتےاور یا پھر مریض كي تیمارداري کرکےواپس آتےہوئے دیکھتے، یا پھر کسي جنازہ میں جاتےہوئےدیکھتے، یاپھر مسجدمیں بیٹھاہوا دیکھتے، اور ہمارےخیال میں تووہ اللہ تعالي كي نافرماني کرنا اچھانہیں سمجھتےتھے.

اس ماہ مبارك میں عبادات اور اعمال صالحہ كي کئي اقسام وانواع ہیں جنہیں نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم سرانجام دیا کرتےاور ان کےصحابہ کرام اور ان کےطریقہ پرچلنےوالےبھي ان كي اتباع کرتےتھے، ان اعمال میں سےچند ایك ذیل میں دیےجاتےہیں:

1 - **قیام اللیل** :

ابوھریرہ رضي اللہ تعالي عنہ بیان کرتےہیں کہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

جس نےبھي رمضان میں ایمان اوراجروثواب كي نیت سےقیام کیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف کردیےجاتےہیں. صحیح بخاري حدیث نبمر (37) صحیح مسلم حدیث نمبر (759) .

اور ابوذر رضي اللہ تعالي عنہ بیان کرتےہیں کہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

جب کوئي آدمي امام کےساتھ اس کےجانےتك قیام کرتا ہےتواس کےلیے رات کا قیام لکھا جاتاہے. جامع

ترمذي (806) امام ترمذي نےاسے حسن صحيح كہاہے، سنن نسائي (1364) سنن ابوداود (1375) سنن ابن ماجہ (1327).

اورحبيب ابو محمد كي بيوي رات كواسےكہتي : رات بيت گئي حالانكہ ہمارے سامنےراستہ بہت لمبا اوردور كا ہے،اور ہمارا زاد راہ بھي قليل ہےاور نيك وصالح لوگوں كےقافلےہم سےآگےنكل چكےہيں، اور ہم پيچھےرہ گئےہيں .

اور محمد بن منكدر رحمہ اللہ تعالي كا قول ہے:

رات ہوتي ہے تو ميں گھبرا جاتا ہوں مجھےخوف محسوس ہوتا ہے، اور جب ميں صبح كرتا ہوں تواس سےميں اپني ضرورت پوري كرتا ہوں .

اورجريج رحمہ اللہ تعالي سےمنقول ہےوہ كہتےہيں كہ ميں نےعطاء بن ابي رباح رحمہ اللہ كي اٹھارہ برس تك صحبت اختيار كي، اور جب ان كي عمر زيادہ ہوگئي اور بوڑھےہوگئےتو وہ نماز ميں كھڑے ہوتےتوكھڑ ےكھڑے سورہ بقرۃ كي دو سوآيات پڑھتےاور حركت تك بھي نہيں كرتےتھے.

2 – دعاء

فرمان باري تعالي ہے:

{اورجب ميرے بندے آپ سےميرے متعلق سوال كريں توانہيں كہہ ديں كہ ميں بہت ہي قريب ہوں ہر پكارنےوالےكي پكار كوجب كبھي وہ مجھےپكارے قبول كرتا ہوں اس ليےلوگوں كوبھي چاہيےكہ وہ ميري بات مان ليا كريں اورمجھ پر ايمان ركھيں، يہي ان كي بھلائي اور كاميابي كا باعث ہے}

اس آيت كا روزوں كي آيات كےدرميان آنا اس بات كي واضح اور كھلي دليل ہےكہ اس ماہ مبارك ميں دعاء جيسي عبادت كي بہت زيادہ اھميت ہے.

اور دعاء عبادت ہےجوكہ بندےكي اپنےرب اور مالك كےسامنےمحتاجگي كي دليل ہےاوربندہ ہر حالت ميں اپني ضروريات و حاجات اپنےرب كےسامنے ہي پيش كرتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالي نےدعاء كو عبادت كا نام ديتےہوئےفرمايا:

{اورتمہارےرب كا فرمان ہےكہ مجھےپكارو ميں تمہاري پكار قبول كرونگا يقينا وہ لوگ جوميري عبادت كرنےسےتكبر كرتےہيں وہ ذليل ورسوا ہو كر جہنم ميں داخل ہونگے} غافر (60)

3 – اعتكاف:

عبداللہ بن عمر رضي اللہ تعالي عنہمابيان كرتےہيں كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم رمضان كےآخري عشرہ ميں اعتكاف كيا كرتےتھے. صحيح بخاري حديث نمبر (1921) صحيح مسلم حديث نمبر (1171).

ابن قيم رحمہ اللہ تعالي ـــ اعتكاف كي بعض حكمتيں بيان كرتےہوئےـ كہتے ہيں :

جب دل كي اصلاح اوراستقامت ايسےطريقہ سےتھي جس كي منزل اللہ تعالي كي طرف جانا اوراسےمكمل طور پر اللہ تعالي كےليےجمع كرنااور اس كےخرابي كوختم كرنےكےليےمكمل طور پر اللہ تعالي كي جانب متوجہ اورلگاؤ

ہے، توپھر دل كي خرابيوں كواس وقت تك درست نہيں كيا جاسكتا جب تك پوري طرح اللہ تعالي كي طرف متوجہ نہ ہوا جائے، اور زيادہ اورفضول كھانا پينا اور لوگوں سےزيادہ اور فضول ميل جول اور فضول كلام كرنا اور زيادہ سونا اس خرابي كوزيادہ اوردل كوپراگندہ كرتي اور ہر وادي ميں بكھيرتي اور اللہ تعالي تك جانےوالي راہ كو كاٹتي يا پھر اس ميں كمزوري پيدا كرتي تھي تو اللہ عزيز ورحيم كي رحمت كا تقاضا تھاكہ اپنےبندوں كےليےروزے مشروع كرے جو ان كا فضول اور زيادہ كھانا پينا ختم كردے اور دل كوشہوات اوراللہ تعالي كي طرف جانےوالي منزل سے روكنےوالي اشياء كےاختلاط سے خالي كردے، اور ان كےليے اعتكاف مشروع كيا جس كا مقصد اور اس كي روح يہ ہےكہ دل اللہ تعالي كي طرف جھك جائيں اور اس كي ليےخلوت اختيار كريں، اور مخلوق كےساتھ مشغوليت كو منقطع كركےصرف اللہ وحدہ كےساتھ مشغول ہوں، وہ اس طرح كہ دل كےسارے ہم وغم اور اس كےخطرات كي جگہ اللہ تعالي كا ذكر اوراس كي محبت اور اللہ تعالي كي طرف رجوع اور لاؤ لگاكر دل پر كنٹرول كرے....

ديكھيں زاد المعاد (2 / 86 - 87) .

4 - **سخاوت اور تلاوت قرآن :**

ابن عباس رضي اللہ تعالي عنہما بيان كرتےہيں كہ: رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم سب لوگوں سےزيادہ سخي تھےاور سب سےزيادہ سخي اس وقت تك ہوتےجب رمضان المبارك ميں جبريل عليہ السلام سےملتے اور نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم جبريل امين عليہ السلام كوہر رات مل كر قرآن مجيد كا دور كيا كرتےتھے، تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم بھلائي ميں بھيجي گئي تيز ہوا سے بھي زيادہ سخي تھے. صحيح بخاري حديث نمبر (6) صحيح مسلم حديث نمبر (2308) .

رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

قيامت دن روزہ اور قرآن مجيد بندے كي سفارش كرينگے، روزہ كہےگا يارب ميں نےاسے كھانےپينےاور شہوت سے روكے ركھا اس كےمتعلق ميري سفارش قبول كر، اور قرآن مجيد كہےگا: ميں نےرات كےوقت اسےسونے سے روكے ركھا، رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: توان دونوں كي سفارش قبول كي جائےگي . مسند احمد حديث نمبر (6589) اس كي سند صحيح ہے.

ماہ رمضان قرآن مجيد كا مہينہ ہے اس ليےمسلمان شخص كو چاہيےكہ وہ قرآن مجيد كي تلاوت زيادہ سےزيادہ كرے، سلف صالحين رحمہ اللہ تعالي كا حال يہ تھا كہ وہ قرآن مجيد كي طرف خاص كر توجہ كيا كرتےاورتلاوت كرتے اور اسي طرح جبريل امين عليہ السلام بھي رمضان المبارك ميں نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كےساتھ مل كرقرآن مجيد كا دور كيا كرتےتھے.

اور عثمان بن عفان رضي اللہ تعالي عنہ دن ميں ايك بار قرآن مجيد ختم كرتے، اور سلف ميں سےبعض حضرات رمضان المبارك كےقيام ميں ہر تين راتوں ميں ايك بار قرآن كريم ختم كرتے، اور بعض سات راتوں ميں اور بعض دس راتوں ميں قرآن مجيد مكمل كرتےتھے.

سلف حضرات نماز كےعلاوہ بھي قرآن مجيد كي تلاوت كيا كرتےتھے، اور امام شافعي رحمہ اللہ تعالي رمضان

المبارك ميں ساٹھ بار قرآن مجيد نماز كےعلاوہ ختم كيا كرتےتھے، اور اسود رحمہ رحمہ اللہ تعالي ہر دو راتوں ميں قرآن مجيد ختم كرتےتھے.

اور ابن عبد الحكم رحمہ اللہ تعالي كا قول ہےكہ:

جب رمضان المبارك كا مہينہ شروع ہوتا تو امام مالك رحمہ اللہ تعالي حديث پڑھنا اور اہل علم سےمجلس كرنا ترك كرديتےاور قرآن مجيد سےتلاوت شروع كرديتےتھے.

اور عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالي كہتےہيں:

جب رمضان المبارك شروع ہوتا تو سفيان ثوري رحمہ اللہ تعالي سب عبادات چھوڑ كر صرف قرآن مجيد كي تلاوت كي طرف متوجہ ہوجاتے.

اور امام زہري رحمہ اللہ تعالي كي حالت يہ تھي كہ جب رمضان المبارك شروع ہوتا تو حديث كي مجالس اور اہل علم سےدور بھاگتےاور قرآن مجيد سے تلاوت كي طرف متوجہ ہوجاتے.

ابن رجب رحمہ اللہ تعالي كہتےہيں:

تين يوم سےكم ميں قرآن مجيد ختم كرنےكي نہي دوام اور اس پر ہميشگي كرنےكي بناپر ہے، ليكن فضيلت كےاوقات مثلاماہ رمضان اور خاص كر وہ راتيں جن ميں ليلۃ القدر كي تلاش ہوتي ہے، ياپھر فضيلت والي جگہوں پر مثلا مكہ مكرمہ ميں دوسرےملكوں اور شہروں سےآنےوالےلوگوں كےليے جگہ اور زمانےكي فضيلت كومدنظر ركھتےہوئےاسےفرصت جان كرقرآن مجيد كي تلاوت كثرت سےكرني مستحب ہے.

5 - ماہ رمضان كا عمرہ

ابن عباس رضي اللہ تعالي عنہما بيان كرتےہيں كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےايك انصاري عورت كو فرمايا:

(تجھےميرے ساتھ حج كرنے سےكس چيز نےروكا؟ تواس عورت نے جواب ميں عرض كيا: ہمارے پاس پاني لانےوالا اونٹ تھا ابوفلاں اور اس كےبيٹے(اپنےبيٹےاور خاوند كي طرف اشارہ) نےايك اونٹ پر حج كيا، اور ہمارے ليےاس نےايك اونٹ رہنےديا جس پر ہم پاني لاتےتھے، تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا: جب رمضان آئےتو تم عمرہ كرلينا كيونكہ رمضان ميں عمرہ كرناحج كےبرابر ہے) اور ايك روايت ميں ہے: ميرے ساتھ حج كرنے كےبرابر . صحيح بخاري حديث نمبر (1690)صحيح مسلم حديث نمبر (1256) .

ناضح اس اونٹ كو كہتےہيں جوپاني كےليےاستعمال كيا جائے.

6 - غيبت ،چغلي اور گناہ ترك كرنا

ابوہريرہ رضي اللہ تعالي عنہ بيان كرتےہيں كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا:

جوكوئي بھي جھوٹي بات اور اس پر عمل كرنا ترك نہيں كرتا، تواللہ تعالي كواس كي كوئي ضرورت نہيں كہ وہ اپنا كھانا اور پينا ترك كرے. صحيح بخاري حديث نمبر (1804) .

اور پھر روزے توسگرٹ نوشي، اور بري صحبت اور برائي وبےحيائي كے كاموں ميں شب بيداري كو ترك

كرنےكي ايك فرصت ہے، كيونكہ جب روزے دار كھانےپينےاور اللہ تعالي كےگھر مساجد ميں نماز كي ادائيگي اور عبادت ميں شب بيداري كركےراتيں بسركرتا ہےتواس ميں اور بھي آساني پيدا ہوتي ہے.

7 - **كھانا كھلانا:**

اللہ سبحانہ وتعالي كا فرمان ہے:

{اور اللہ تعالي كي محبت ميں مسكين، يتيم اور قيديوں كو كھانا كھلاتے ہيں، ہم تو تمہيں صرف اللہ تعالي كي رضامندي اور خوشي حاصل كرنےكےليے كھلاتےہيں، ہم نہ تو تم سے بدلہ چاہتےہيں اور نہ ہي شكرگزاري، بيشك ہم اپنےپروردگار سےاس دن كا خوف كرتےہيں جو اداسي اور سختي والا ہوگا، پس اللہ تعالي نےانہيں اس دن كي برائي سےبچا ليا اور انہيں تازگي اور خوشي پہنچائي ، اور انہيں ان كےصبر كےبدلے جنت اور ريشمي لباس عطا فرمايا} الدھر (8- 12)

زيد بن خالد جھني رضي اللہ تعالي عنہ بيان كرتےہيں كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا:

جس نےبھي روزہ دار كي افطاري كروائي اسےاس جتنا ہي اجروثواب ملے گا اورروزے دار كےاجروثواب ميں كمي نہيں ہوگي . جامع ترمذي حديث نمبر (807) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1746) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے اسے صحيح قرار ديا ہے.

سلف صالحين رحمہ اللہ تعالي كھانا كھلانے كي حرص ركھتےاور اسےكئي عبادات مقدم كرتےتھے.

بعض سلف رحمہ اللہ تعالي كا قول ہے: ميرے نزديك اپنےدس ساتھيوں كو ان كےمن پسند كھانےكي دعوت دينا اسماعليل عليہ السلام كي اولاد ميں سےدس غلام آزاد كرنےسےزيادہ پسند ہے.

اللہ تعالي ہميں اور آپ كو ايسےكام كرنےكي توفيق عطا فرمائےجواسے پسند ہيں اور جن سےاس كي رضا حاصل ہوتي ہے.